محمد اسحاق بھٹی

ایک حدیث

قال عمرو بن مرۃ لمعاویۃ انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من امام یغلق بابہ دون ذوی الحاجۃ والخلۃ والمسکنۃ الا اغلق اللہ ابواب السماء دون خلتہ وحاجتہ ومسکنتہ فجعل معاویۃ رجلاً علی حوائج الناس۔

(جامع ترمذی - ابواب الاحکام - باب ماجاء فی امام الرعیۃ)۔

حضرت عمرو بن مرۃ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ آپ فرماتے تھے کہ جو حکمران ضرورت مندوں اور مستحق امداد لوگوں پر اپنے دروازے بند کرتا ہے، اللہ تعالیٰ بھی اس کی ضرورت واحتیاج کے باوجود اس پہ آسمان کے دروازے بند فرما دیتا ہے ـــــ یہ حدیث سننے کے بعد حضرت معاویہ نے ایک آدمی کو مقرر کر دیا جو لوگوں کی ضرورتوں سے انھیں مطلع کرتا تھا۔

اس مختصر حدیث میں ایک نہایت اہم بات بیان کی گئی ہے اور حکمران طبقے کی اس خاص نفسیات کی طرف اشارہ فرمایا گیا ہے، جس کے عام طور پر یہ لوگ مالک ہوتے ہیں۔ یہ لوگ تمام رعایا کے نمائندے ہونے کے باوجود ان کی ضروریات وحوائج کا اکثر خیال نہیں رکھتے۔ حاجت مند ان کے پاس آتے ہیں اور توقع رکھتے ہیں کہ وہ ان کی بات سنیں گے اور ان کو تسلی بخش جواب دیں گے، لیکن یہ اُن پہ اپنے دروازے بند کر دیتے اور اندر آنے سے روک دیتے ہیں، نہ ان کی بات سنتے ہیں، نہ ان کی شکایات کا ازالہ کرتے ہیں۔ حاجت مندوں میں وہ لوگ بھی ہوتے ہیں جو قرب وجوار سے آتے ہیں اور وہ بھی ہوتے ہیں جو دور دراز کے فاصلے طے کر کے اور خطیر رقم خرچ کر کے ان کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں، لیکن یہ اس کا قطعی احساس نہیں کرتے، ان کی ضرورت کو خاطر میں نہیں لاتے، ان کی احتیاج اور عرض داشت کو لائق اعتنا نہیں ٹھہراتے، نتیجتاً لوگ مایوس اور ناامید ہو کر واپس چلے جاتے ہیں۔ واپس جانے والوں کا تاثر نہایت شدید ہوتا ہے اور ان کے جذبات انتہائی نازک شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ ظاہر ہے، ان مایوس اور مظلوم لوگوں کی دعائیں ہرگز ان کے ساتھ نہیں رہتیں، وہ حقارت آمیز الفاظ اور مظلومانہ لب ولہجے

میں ان کا ذکر کرتے ہیں ۔ مظلوم کی آہ کسی نہ کسی صورت میں ضرور اپنا اثر دکھاتی ہے اور ایک حدیث کی رُو سے عرشِ الٰہی کو بھی ہلا ڈالتی ہے ۔

حکمران سے کسی مملکت کا سربراہ یا اس کے وزرا ہی مراد نہیں ہیں ، ہر وہ شخص اس کی تعریف میں آتا ہے جو کسی نہ کسی صورت میں صاحبِ اختیار ہے ۔ خواہ وہ کسی دفتر کا سربراہ ہو ، کسی محکمے کا اقتدار ہاتھ میں رکھتا ہو ، یا چند یا زیادہ افراد کا حاکم اور آفیسر ہو ۔ غرض کوئی بھی چھوٹا بڑا منصب رکھتا ہو وہ اس حدیث کی ذیل میں آتا ہے ۔ اگر وہ اپنے کسی ماتحت کی بات نہیں سنتا یا اس کو قابلِ توجہ قرار نہیں دیتا ، تو حدیث کے الفاظ کی رو سے یوں سمجھیے کہ اس نے ان پر اپنے دروازے بند کر لیے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو پسند نہیں کرتا ، وہ بھی اس پر زود یا بدیر اپنی مہربانیوں اور شفقتوں کے دروازے بند کر دیتا ہے ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشادِ گرامی اگرچہ چند الفاظ پر مشتمل ہے ، لیکن اپنے اندر بڑی جامعیت اور معنویت رکھتا ہے ۔

آنحضرتؐ کا یہ ارشاد حضرت عمرو بن مرہؓ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو اس زمانے میں سنایا جب وہ مسلمانوں کے خلیفہ تھے ، حضرت معاویہ اپنے تمام اختیارات کے باوجود یہ سُن کر چونک پڑے اور اسی وقت ایک آدمی کو اس خدمت پر مامور کر دیا کہ وہ لوگوں کی ضروریات بلا تاخیر ان کو پہنچایا کرے ۔

مجمع البحرین ؛ (شیعہ سنی متفق علیہ احادیث) : مولانا محمد جعفر شاہ پھلواروی

یہ کتاب وحدتِ امت کی طرف ایک اہم قدم ہے ۔ اس میں وہ احادیث و روایات جمع کی گئی ہیں جو شیعہ اور اہلِ سنت کے درمیان متفق علیہ حیثیت رکھتی ہیں ۔ شروع میں علامہ مفتی جعفر حسین مجتہد کا تعارف و تبصرہ اور علامہ نصیر الاجتہادی کی تقریظ ہے ۔

صفحات ۲۲۲ + ۲۸ قیمت = ۹ روپے

ملنے کا پتا :۔ ادارۂ ثقافتِ اسلامیہ ، کلب روڈ لاہور